انسانی معاشرے میں حیوانات کی افادیت واہمیت اوران کے حقوق کا تعین (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)

حافظ سلمان نوید

ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی

Abstract

Islam is the religion of peace, not only for human beings but for all creatures who give the benefits for human beings.The Prophet (peace be upon him) of Islam gave us so many examples regarding the way of treatment with animals. If we analyze the weapons used by the human in prehistoric times, then we will come to realization that how much have been achieved.It was actually the animals that taught the humans to use a stone as a weapon.As soon as Zi -Al-Hajjha arrives near, we see a large number of legal and illegal cattle markets emerging.These cattle farms sell goats,cows, buffaloes(American bison),bulls,goats,sheep,nanny goats,and camels.In order to make these animals look beautiful in size and shape,the owners pay special attention to the food of the cattle that comprises of almonds, pistachios,sweet pickle,fruits,and milk besides the regular feed. Furthermore,in order to beautify these animals,various decorative designs and ornaments are also part of the process to make the animals look beautiful.

Key word: Peace,Animals,Realization,Goat,Cow.

تمہید:

اللہ رب العلمین نے کسی بھی چیز کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ اللہ کی مخلوقات میں سے حیوانات بھی ہیں۔ جن سے انسانوں کا واسطہ پڑتا رہتا ہے بلکہ وہ انسانی زندگی میں شامل ہیں۔ قرآن مجید اور کتب تاریخ میں متعدد حیوانات کو ذکر ملتا

ہے۔ان میں پالتو حیوانات بھی ہیں اور جنگلی جانور بھی، چرند، پرند، درند بھی ہیں اور حشرات الارض بھی، مفید بھی ہیں اور ضرر رساں بھی، حلال بھی ہیں اور حرام بھی، خشکی کے بھی ہیں اور تری کے بھی، الغرض ان سب کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

معاشرے کے تقاضوں میں ایک مخصوص تقاضہ حیوانات کی فلاح و بہبود بھی ہے جسے آج ہم نے بالائے طاق رکھدیا ہے اور حیوانات کو صرف فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ ہی سمجھ لیا ہے۔آج ہم جانوروں سے کام تو پورا پورا لے رہے ہیں مگر کہاں کہاں ہمارے اُوپر ان کے حقوق ہیں۔ان سے ہم ناواقف ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی نادانی کی بنا پر حیوانات کو شدید نقصان بھی پہنچا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کے ماحول کو بھی خراب کر رہے ہیں۔ہم ان کی افادیت واہمیت اوران کے حقوق بیان کرنے سے قبل ان کی تاریخی حیثیت جاننے کی سعی کرتے ہیں۔

حیوانات کی تاریخی حیثیت:

حیوانات کی تاریخ بڑی قدیم ہے یہ انسانوں سے بھی پہلے اس کرہ ارض پر موجود تھے۔خشکی اور سمندروں میں لاکھوں مختلف اقسام کے جانور پائے جاتے ہیں۔ان کی زندگی زمین پر کب اور کیسے شروع ہوئی؟ یہ بہت گہرا راز ہے جس کی صحیح اور مکمل حقیقت تا حال انسانوں پر ابھی تک آشکار نہیں ہوسکی ہے۔[۱] ماضی بعید میں زمین کی تاریخ میں ہونے والے واقعات کے صحیح رکارڈ کا پتہ ماہرین ارضیات لگاتے ہیں جو کہ چٹانوں کا مطالعہ کرتے ہیں مگر قدیم ترین چٹانوں میں جانوروں کی باقیات (fossils) کے قطعی آثار موجود ہیں جو کہ کم از کم پچاس کروڑ سال پرانے ہیں۔[۲] ماہرین وسائنسدانوں کی تحقیقات کے مطابق دنیا کے سب سے قدیم ترین جانور نرم اور نازک قسم کے تھے اوران کی ریڑھ کی ہڈی نہیں تھی یہ جانور سمندروں میں رہتے تھے اور آج سے تقریباً پانچ سو سال پہلے تک زندگی پودوں اور سادہ جانوروں کی شکل میں سمندروں تک ہی محدود تھی۔[۳] کروڑوں سال پہلے کے جانوروں کی ہڈیاں اور ڈھانچے ملے ہیں جو کہ منہ سے لے کر دم کے آخری سرے تک سوفٹ سے زیادہ لمبے ہوتے تھے جو کہ سب کے سب ناپید ہو کر اب مکمل طور پر غائب ہو گئے ہیں۔[۴]

جزیرہ نما عرب میں ساڑھے چھ کروڑ برس پہلے ڈائنوسارز کا مسکن تھا عمان سے ڈائنوسارز کے ڈھانچے ملے ہیں ان جانوروں کے بہت بڑے اور مضبوط جبڑے ہوتے تھے جو بڑے بڑے درختوں کو اپنے جبڑوں سے چبا لیتے تھے۔ان جانوروں کی بیشمار قسمیں تھیں۔ان دیو ہیکل جانوروں کے ساتھ ساتھ بعض ایسے بھی جانور تھے جن کا قد کاٹھ عام بکریوں سے بھی کم ہوتا تھا جن کا گزارہ آبی یا نباتاتی اشیاء پر تھا اور کچھ جانور گوشت خور بھی تھے۔[۵] جب حضرت نوحؑ اپنی کشتی پر سوار ہوئے تو آپ نے ہر جانور کا ایک جوڑا اپنی کشتی میں سوار کرلیا تھا۔[۶] اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ تمام جانور آخری

زمانے تک انسانوں کے لیےخوراک لباس زیبائش سواری بار برداری یعنی مزدوری اور سامان ڈھونے کے لیے مفید ثابت ہوسکیں۔

حیوانات کی افادیت واہمیت:

اب یہ سوال اُٹھتا ہے کہ حیوانات کو فائدہ ہم کیسے پہنچائیں اور وہ ہمیں کس کس طرح فائدہ پہنچا رہے ہیں؟ جواب یہ کہ اللہ رب العزت نے اپنی تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو ہی اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہےاور حیوانات کو انسان کے تابع کیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے معلومات حاصل کیں کہ انسان قدیم زمانے سے ہی اپنی سماجی زندگی میں حیوانات سے خدمات لیتا آرہا ہے۔ یہاں تک کہ ابتدائی زمانے کا معاشرہ جس کو ہم خانہ بدوش معاشرہ کہتے ہیں حیوانات سے مستفید ہوتا تھا۔الغرض معاشرے میں حیوانات انسانوں کے ساتھ ساتھ بستے ہیں چاہے وہ دہی معاشرہ ہو یا شہری معاشرہ۔فرق صرف اتنا ہے کہ دہی معاشرے میں لوگوں کے گھر بڑے بڑے ہوتے ہیں اس کے علاوہ ان کے پاس زمین کا رقبہ بھی بڑا ہوتا ہےاور کھیت کھلیان بھی ہوتے ہیں۔جس کی وجہ سے جانور با آسانی پھلتے پھولتے ہیں۔شہری معاشرے میں مکانات چھوٹے اور زمین کا رقبہ کم ہونے کی وجہ سے بہت کم لوگ جانور پالتے ہیں۔خاص کر بھیڑ اور بکریاں پالتے ہیں۔کیوں کہ سنتِ اسے سنّت انبیاء کی بھی حیثیت حاصل ہے اکیوں کہ انبیاء نے بھی بھیڑ اور بکریاں ،اونٹ ،گائے، پالی ہیں اور گدھے، خچر گھوڑے وغیرہ کو بطور سواری کے استعمال بھی کیا ہے۔

بڑے جانوروں کے لیے بڑی جگہ درکار ہوتی ہے۔لہذٰا شہروں کے مضافات میں جانوروں کے فارمز بنائے جاتے ہیں جہاں گائیں،بھینسیں اوراونٹوں کی پرورش کی جاتی ہےاور یہاں سےلوگوں کی خوراک کے لیے دودھ اور گوشت فراہم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شہری معاشرے میں خوبصورت و نایاب پرندوں کی مناسب پرورش اور دیکھ بھال کی جاتی ہے۔مثلاً طوطوں کوسدھایا جاتا ہےاور یہ کسی حدتک انسانوں سے باتیں بھی کرتے ہیں لیکن بعض جگہوں پر یا مزارات اورمقبروں کے باہر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ مسلمانوں کوانہی معصوم پرندوں کے زریعے شعبدہ بازی کر کے انسانوں کوگمراہ بھی کرتے ہیں۔ جب کہ گھروں میں لوگ شوق سے انہیں پالتے ہیں اورتحائف میں بھی دیئے جاتے ہیں۔اور خرید وفروخت کر کے بڑا سرمایا بھی حاصل کرتے ہیں۔اس کے علاوہ خوبصورت مچھلیاں اور کچھوئے بھی لوگ شوق سے پالتے ہیں جنہیں دیکھ کرآسودگی ملتی ہے۔اس کے علاوہ ہمارے تالابوں میں تلابیہ اورگپّی مچھلی پائی جاتی ہے جوکہ ڈینگی اور ملیریا پھیلانے والے مچھروں کے لاروے بہت شوق سے کھاتی ہیں جس سے ہمارا معاشرہ ملیریا اور ڈینگی جیسی مضر بیماریوں سے بہت حدتک محفوظ رہتا ہے۔

قدیم اور جدید معاشرے میں کچھ حیوانات کو سواری، مال برداری اور کھانے پینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔قرآن مجید اور کتب حدیث میں درج بالا مضامین کے حوالے سے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ٥ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ٥ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ٥ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ٥[۷] ''اور چوپائے بنادیئے تمہارے واسطے ان میں جڑاول ہے اور کتنے فائدے اور بعضوں کو کھاتے ہو اور تم کو ان سے عزت ہے جب شام کو چَرا کر لاتے ہو اور جب چَرانے لے جاتے ہو اور اُٹھا لے چلتے ہیں بوجھ تمہارے ان شہروں تک کہ تم نہ پہنچتے وہاں بے شک جان مار کر بے شک تمہارا رب بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے اور گھوڑے پیدا کئے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔''

اسی طرح حدیث میں بھی کئی مقامات پر سواری کے طور پر گدھے، گھوڑے یا خچر کا بھی بیان کیا گیا مثال کے طور پر: ''معاذؓ سے روایت ہے کہا کہ میں ایک مرتبہ گدھے کی سواری پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا میرے اور آپ کے درمیان زین کی پچھلی لکڑی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذؓ! کیا تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اس کو عذاب نہ دے میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اس بات کی لوگوں کو خوشخبری نہ دوں آپ ﷺ نے فرمایا ان کو خوشخبری نہ پہنچا پس بھروسہ کریں گے۔''[۸]

اسی طرح چند حیوانات کو زراعت کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور ان سے اور بھی فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ ''ابن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں تین آدمی جا رہے تھے بارش نے ان کو آلیا وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آ گیا اور نکلنے کا راستہ بند ہو گیا ایک نے دوسرے سے کہا تم نے جو خاص اللہ کے لیے عمل کیے ہیں ان کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کرو شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو دُور کر دے ایک شخص کہنے لگا اے اللہ میرے بوڑھے ماں باپ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے اخراجات کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کے وقت واپس آتا اور دُودھ دوہتا سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا۔ ایک دن اتفاقاً درخت مجھ کو دور لے گئے میں رات دیر سے واپس آیا میرے ماں باپ سو چکے تھے میں نے حسبِ معمول دُودھ دوہا اور اس بات کو مکروہ سمجھا کہ ان کے پلانے سے پہلے بچوں کو پلاؤں۔ میں ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا میں نے ان کو جگانا بھی

مناسب نہ سمجھا اوران سے پہلے بچوں کو پلانا بھی مجھے پسند نہ لگا۔ بچے بھوک کے مارے میرے پاؤں میں چلاتے رہے۔ میرا اوران کا یہی حال رہا حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی۔اگر تو اس بات کو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضامندی کے لیے ایسا کیا ہے اس پتھر کو اسقدر کردے کہ ہم آسمان دیکھ لیں۔اللہ تعالیٰ نے پتھر کھول دیا جس سے وہ آسمان دیکھنے لگے۔دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی مجھ کو اس کے ساتھ سخت محبت تھی جسقدر کہ کوئی آدمی کسی عورت سے کرسکتا ہے میں اس کے نفس کی طرف مائل ہوا اس نے انکار کردیا یہانتک کہ میں اس کو سو دینار دوں۔میں نے کوشش محنت کی سو دینار جمع کیئے اور لے کر اسکو ملا۔جب میں اسکے پاؤں کے درمیان بیٹھا کہنے لگی اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور مہر کو نہ کھول۔میں اُٹھ کھڑا ہوا۔اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا ہے اس پتھر کو تھوڑا سا ہم سے کھول دے اللہ تعالیٰ نے پتھر تھوڑا سا اور سرکا دیا۔تیسرے شخص نے کہا اے اللہ ایک فرق کے بدلہ میں مَیں نے ایک مزدور کام پر لگایا جب اس نے کام ختم کرلیا کہنے لگا میرا حق مجھے دو میں نے اسکا حق اس کو دے دیا اس نے اسکو چھوڑ دیا اوراس سے اعراض کرلیا۔میں اس میں زراعت کرنے لگا یہاں تک کہ میں نے بہت سے بیل اور چرواہے جمع کیئے کافی مدّت گزرنے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مجھے دیدے میں نے کہا یہ بیل اور چرواہے سب لے جاؤ وہ کہنے لگا مجھ سے مذاق نہ کرو میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کررہا بلکہ وہ بیل اور چرواہے لیجاؤ اُسنے لے لیے اور چلا گیا۔اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضامندی کے لیے یہ کام کیا ہے جو پتھر باقی رہ گیا ہے اس کو ہٹادے اللہ تعالیٰ نے پتھر دور کردیا۔''۹

کچھ حیوانات کو جاسوسی کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:**وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ o أُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ o** ۱۰ ''اور خبر لی اڑتے جانوروں کی تو کہا کیا ہے جو میں نہیں دیکھتا ہُد ہُد کو یا ہے وہ غائب اس کو سزا دوں گا سخت سزا یا ذبح کرڈالوں گا یا لائے میرے پاس کوئی سند صریح۔''

جنگ اور دفاع معاملات کی صورت میں بھی حیوانات پیش پیش نظر آتے ہیں۔جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہوا ہے:**أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ o** ۱۱ ''کیا تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ۔''

اسی سورۃ میں اللہ رب العزت نے یورینیم (Uranium) جو کہ ایک جوہری مادّہ ہے اس کے ٹکڑوں کا ذکر بھی ابابیل کے ساتھ کیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْراً أَبَابِيلَ o تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ o** ۱۲ اور بھیجے ان پر اڑتے جانور ٹکڑیاں ٹکڑیاں پھینکتے تھے ان پر پتھریاں کنکر (کھنگر) کی۔''

اسی طرح من وسلوٰی جو کہ آسمان سے اُترنے والی غذا تھی اس میں بٹیر کے گوشت کا ہونا بھی اس بات کی علامت ہے کہ انسانوں کی زندگی کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں کا ہونا بھی فطری عمل ہے۔ موسیٰؑ کی قوم پر باقاعدہ من وسلویٰ اُترا جس میں بٹیر کا گوشت بھی شامل تھا جو کہ خوراک کے طور پر استعمال کیا گیا مگر اب یہ پورا بنا بنایا کھانا جو کہ جنت سے آیا کرتا تھا اس کا نزول ختم ہو چکا کیونکہ اب باقاعدہ اناج اگایا جاتا ہے۔

جیسا کہ قرآنِ مجید میں تین مختلف مقامات پر ارشاد ہوا ہے:

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَـكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ ۱۳۵؎ ’’اور سایہ کیا ہم نے تم پر ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلوٰی کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔‘‘

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى ۝ ۱۴۰؎ ’’اے اولادِ اسرائیل چھڑا لیا ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے اور وعدہ ٹھہرایا تم سے داہنی طرف پہاڑ کی اور اتارا تم پر من اور سلوٰی۔‘‘

ایک مقام پر ارشاد ہوا ہے:

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطاً أُمَماً وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَـكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ ۱۵۰؎ ’’اور جدا جدا کر دئے ہم نے اُن کو بارہ دادوں کی اولاد بڑی بڑی جماعتیں اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو جب پانی مانگا اُس سے اُس کی قوم نے کہ مار اپنی لاٹھی اس پتھر پر تو پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے پہچان لیا ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ اور سایہ کیا ہم نے اُن پر ابر کا اور اُتارا ہم نے اُن پر من اور سلوٰی کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے روزی دی تم کو اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔‘‘

اسلامی معاشرہ اور حیوانات:

اسلامی معاشرہ بھی ایسا معاشرہ ہے جو انسانوں کو تمام حقوق بلا تفریق دلانے کی بات کرتا نظر آتا ہے۔ اس میں نہ صرف انسانوں کے حقوق بلکہ حیوانات کے حقوق کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔

جس طرح انسانوں کو قبائل اور خاندانوں میں علیحدہ علیحدہ جان پہچان کے لیے اسلامی نقطۂ نظر سے قرآنِ مجید میں بیان کیا گیا ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ

أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ٥[6] ’’اے آدمیو! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تا کہ آپس کی پہچان ہو تحقیق عزت اللہ کے یہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا اللہ سب کچھ جانتا ہے خبردار۔‘‘

بالکل اسی طرح حیوانات کو بھی مختلف گروہوں اور قبیلوں میں رکھا گیا ہے تا کہ انسان نہ صرف انہیں الگ الگ پہچان سکے بلکہ ان سے فوائد اور تحقیقی معلومات بھی حاصل کر کے فی زمانہ اور آنے والے دور کے انسانوں کے لیے بہتری کا سامان پیدا کر سکے۔ جس طرح انسانوں کے گروہ ہیں بالکل اسی طرح حیوانات کے بھی گروہ ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں یہ ارشاد ہوا ہے: وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِيْ الأَرْضِ وَلاَ طَائِرٍ يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِيْ الكِتَابِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ٥[7] ’’اور نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین میں اور نہ کوئی پرندہ کہ اُڑتا ہے اپنے دو بازوؤں سے مگر ہر ایک امت ہے، ہم نے نہیں چھوڑی لکھنے میں کوئی چیز پھر سب اپنے رب کے سامنے جمع ہوں گے‘‘

یہی طریقہ شہد کی مکھیوں میں گروہ بندیوں کا بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں شہد کی مکھی کا مختلف جگہوں پر اپنے گھروں کو بنانا اور مختلف رنگوں میں بحکم تعالیٰ شہد پیدا کرنے کا بھی ذکر آتا ہے: وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ٥ ثُمَّ كُلِيْ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ٥[8] ’’اور حکم دیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو کہ بنا لے پہاڑوں میں گھر اور درختوں میں اور جہاں ٹٹیاں باندھتے ہیں۔ پھر کھا ہر طرح کے میووں سے پھر چل راہوں میں (رستوں میں) اپنے رب کی صاف پڑے ہیں نکلتی ہے ان کے پیٹ میں سے پینے کی چیز جس کے مختلف رنگ ہیں اس سے مرض اچھے ہوتے ہیں لوگوں کے اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو دھیان کرتے ہیں

پرندوں کی اُڑان کے حوالے سے بھی قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ: أَلَمْ يَرَوْاْ إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلاَّ اللّهُ إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ٥[9] ’’کیا نہیں دیکھے اُڑتے جانور حکم کے باندھے ہوئے آسمان کی ہوا میں کوئی نہیں تھام رہا ان کو سوائے اللہ کے اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں۔‘‘

اسی طرح تمام جانوروں کی جدا جدا درجہ بندی بڑی خوبصورتی کے ساتھ قرآن مجید میں بیان کردی گئی ہے جس میں پانی، ہوا اور زمین کی مخلوقات کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِيْ عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِيْ عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِيْ عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا

يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥ ۲۰؎" اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والے کو ایک پانی سے پھر کوئی ہے کہ چلتا ہے اپنے پیٹ پر اور کوئی ہے کہ چلتا ہے دو پاؤں پر اور کوئی ہے کہ چلتا ہے چار پر بناتا ہے اللہ جو چاہتا ہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے۔"

جانوروں کے چند اہم حقوق:

جانوروں کے حقوق انسانوں کے حقوق سے ملتے جلتے ہیں ان میں سے چند جو ممتاز ہیں حوالوں کے ساتھ بیان کئے جا رہے ہیں۔ چرند پرند حیوانات کا یہ حق ہے کہ انہیں تنگ نہ کیا جائے اور نہ پریشان کیا جائے۔ حیوانات چوں کہ شکایت نہیں کر سکتے۔ بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ بے زبان جانوروں پر ظلم نہ کریں لیکن قانون جانوروں کا حق تسلیم نہیں کرتا بلکہ ان سے فوائد اٹھانا انسانوں کا حق تصور کرتا ہے۔

جب ایک آدمی ایک بچے پر ظلم کرتا ہے تو بچے کے حق کو تلف کرتا ہے اور جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ جانور پر ظلم کرنے اور بچے پر ظلم کرنے میں بین فرق ہے دونوں صورتوں میں ظلم کا فعل جرم ہے لیکن بچے کے حق کو تلف کیا گیا ہے جس کا معاوضہ وہ بذریعہ نالش کر سکتا ہے اس کے برعکس جانور کا اس نے حق تلف نہیں کیا بلکہ جانور کے متعلق جو اس پر فرض عائد ہوتا ہے اس کی اس نے خلاف ورزی کی ہے کیوں کہ جانور دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ۲۱؎

انسان جب جانوروں سے کام لیتا ہے تو شریعت نے ان کے حقوق بھی مقرر کیے ہیں۔ اور انہیں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔۔ چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کے مالک سے یہ فرمایا کہ اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ لادا کرو۔ اور فرمایا کیڑے مکوڑوں کے سوراخوں میں پیشاب نہ کیا کرو۔ ۱۶؎ یعنی ان کے گھروں کو خراب کر کے اس کو بے گھر نہ بناؤ۔ مختصر یہ کہ ہمارے معاشرے میں جانوروں کے اس دنیا میں رہنے سہنے، کھانے پینے، امن و امان اور آزادی کے حقوق ہیں جن کی حفاظت کی شریعت میں تاکید کی گئی ہے۔ ۲۲؎

اسلام نے جانوروں سے خدمت لینا اور اپنی ضروریات پوری کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ مگر اس نے ان کے کچھ حقوق بھی متعین کئے ہیں جس میں جانوروں کے تحفظ اور بقاء کے لیے ان کو بیماریوں سے بچانے کے لیے علاج و معالجہ پر توجہ دی جانے کی تاکید کی ہے ساتھ ہی ان کو موذی جانوروں سے بچانے کی بھی تاکید کی ہے۔ اور خوراک کے لیے حکم ہے کہ ان کو پیٹ بھر کر یا معقول خوراک مہیا کی جائے۔ یہاں تک کہ جانوروں سے ان کی طاقت سے زیادہ مشقت لینے کی بھی ممانعت ہے۔ دوران جنگ کھیت کھلیان، باغات، سبزہ زار، اور درختوں کو کاٹنے، انہیں جلانے، برباد کرنے اور نہیں نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے کیوں کہ اس سے انسانوں کے علاوہ چرند، پرند بھی مستفیض ہوتے ہیں۔ پانی جس سے انسانوں کے علاوہ حیوانات بھی سیراب ہوتے ہیں اس میں پیشاب کرنے اور فضلا ڈالنے سے روکا گیا ہے۔ اور تاکید کی گئی

ہے کہ جانداروں اور پودے اور درختوں کو پانی فراہم کیا جائے۔

عصر حاضر میں حیوانات کی اہمیت وافادیت سے کوئی انکارنہیں کرسکتا کیوں کہ یہ حصول خوراک کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں جن سے ہمیں گوشت، دودھ، مکھن، گھی اور پنیر حاصل ہوتا ہے اور کھیتوں میں ہل چلانے اور کنویں سے پانی نکالنے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ہمیں جانوروں سے چمڑا بھی حاصل ہوتا ہے۔دنیا بھر کے انسانوں کو جانوروں کی کھال سے بنی اشیاء جن میں چمڑے کی مَشک، چمڑے کی جیکیٹیں، جُرابیں، بیلٹ، جوتے، بریف کیس، بستے اور پرس وغیرہ میسر آتے ہیں۔کچھ جانوروں پر تحقیق کی جارہی ہے اور تحقیق کی روشنی میں ان جانوروں کے جسم کے اجزاء ادویات اور دیگر اشیائے خوردونوش میں شامل کئے جارہے ہیں۔ہمارے معاشرے میں جانوروں کی بڑے پیمانے پر خرید وفروخت کی جاتی ہے۔اس کام کے لیے بڑے اور چھوٹے ہزاروں جانوروں کے فارمز موجود ہیں جن میں جانوروں کو انتہائی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے،ان کی پرورش بھی کی جاتی ہے اور جدید ٹیکنولوجی کے پیمانے پر جانچ پڑتال کر کے ان کی تعداد میں اضافہ کیا جاتا ہے۔اس سے کثیر سرمایہ بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں مختلف جانوروں کو لوگ تحائف کی صورت میں بھی استعمال کرتے ہیں اور شوقیہ بھی جانوروں کو پالتے ہیں۔اس کے علاوہ حیوانات مذہبی رسومات یعنی عقیقہ، صدقہ یا قربانی میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔غرض انسانی معاشرے کی تعمیر وترقی میں جانوروں کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ہمارے دیہی معاشرے میں لوگ جانوروں کے ساتھ رہن سہن رکھتے ہیں اور بہت سی باتیں انسان جانوروں سے سیکھتا ہے۔مثلاً انسان کا بچہ جانوروں کا ملاپ دیکھ کر وقت سے پہلے ہوشیار ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ جانوروں کے رہن سہن اور کھانے پینے اور تولید وتناسل سے یہاں کے لوگوں کو واقفیت ہوتی ہے اور بڑی حد تک دیہی علاقوں کے لوگ جانوروں کے رویئے اور نفسیات سے واقفیت بھی رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ گروپ میں یا کسی ٹیم میں رہتے ہوئے الگ الگ مقاصد کی تکمیل کے لیے کام کرنا انسان نے حیوانات سے ہی سیکھا ہے جیسے کہ شہد کی مکھی، چیونٹیاں، دیمک، شیر، جنگلی کتے، جنگلی بھینسیں، زیبرے، ہرن، بعض سمندری جانور اور پرندے وغیرہ گروپ میں کام کرتے ہیں۔

اگر ہم قدیم ترین انسانوں کے بنائے ہوئے اُوزاروں کا احاطہ کریں تو ہمیں اس کی زندگی کا زیادہ واضح تصور حاصل ہوجائے گا۔ ہاتھ میں آنے والے پتھر کا پہلا اوزار بنانا اور اس کا استعمال جانوروں نے ہی یہ بات انسان کو سکھائی تھی۔[۲۳] غرض یہ کہ دینِ اسلام نے ہر ہر چیز جو اس دنیا میں اپنا وجود رکھتی ہے اس کا نہ صرف احاطہ کیا ہوا ہے بلکہ ان تمام مخلوقات سے جڑے مسائل اور ان کے حل بھی پیش کردئے ہیں تاکہ دورِ حاضر اور آنے والے دور کے انسانوں کو ان علوم سے نہ صرف فائدہ حاصل ہو بلکہ وہ ان علوم کے زریعے سے شرعی حدود میں رہتے ہوئے جائز وحلال روزگار بھی حاصل

کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی معاشرے میں انسانوں کا جانوروں کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہمیشہ سے قائم تھا، ہے اور رہے گا۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ حسین، ملک زوار، رہنمائے زندگی (لاہور، اظہار سنز، ۲۰۰۹)، ج ا،ص ۱۲۶
۲۔ آر ساہنی، ڈاکٹر ایم، ترجمہ ڈاکٹر احسان اللہ خان (لاہور، انسانی ارتقاء، بک ہوم، ۲۰۰۴) ص ۲۳
۳۔ رہنمائے زندگی، ج ا، ص ۱۲۶
۴۔ مجیب، محمد، دنیا کی تاریخ (کراچی، سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۰۵) ص ۸۔
۵۔ رہنمائے زندگی، ج ا، ص ۱۲۸
۶۔ غزالی، ابوحامد محمد، مکاشفۃ القلوب، مترجم محمد اشرف سعیدی (ملتان، کتب خانہ حاجی نیاز احمد، س۔ن) ص ۱۰۸
۷۔ النحل، ۸-۵/۱۶۔
۸۔ مشکوٰۃ شریف (لاہور، اقراء سنز، س۔ن)، ج ا، ص ۲۰۔
۹۔ ایضاً ج ۲، ص ۴۴۱-۴۴۲
۱۰۔ النمل، ۲۰/۲۷۔
۱۱۔ الفیل، ۱/۱۰۵۔
۱۲۔ الفیل، ۴-۳/۱۰۵۔
۱۳۔ بقرہ، ۵۷/۲۔
۱۴۔ طٰہٰ، ۸۰/۲۰۔
۱۵۔ الاعراف، ۱۶۰/۷۔
۱۶۔ الحجرات، ۱۳/۴۹۔
۱۷۔ الانعام، ۳۸/۶۔
۱۸۔ النحل، ۶۹-۶۸/۱۶۔
۱۹۔ النحل، ۷/۹/۱۶۔
۲۰۔ النور، ۴۵/۲۴
۲۱۔ غوری، ثناءاللہ نوری، انسانی حقوق (کراچی، مکتبہ فریدی، ۲۰۰۵) ص ۴۶
۲۲۔ ظفر، حکیم محمود احمد، پیغمبر اسلام ﷺ اور عائلی زندگی (لاہور، ناشر تخلیقات، ۲۰۰۸) ص ۱۴
۲۳۔ ول ڈیورانٹ، ترجمہ تنویر جہاں، انسانی تہذیب کا ارتقاء (لاہور، فکشن ہاؤس، ۲۰۰۴) ص ۱۴۹